السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال یہ ہے کہ آپ کے ہفت روزہ الاعتصام شمارہ ۱۹۹۵،۱۳ء میں لکھا ہے کہ حاجی آدمی مزدلفہ سے واپسی پر ممکن ہو تو نمازِ عید پڑھ لیں ’’کیا نبیﷺ نے عید کی نماز حج کے وقت پڑھی تھی؟ آج جو آدمی عید کی نماز پڑھتا ہے (وہ نبیﷺ کا نافرمان تو نہ ہوگا؟ کیا حاجی نمازِ عید بھی ایامِ منیٰ میں پڑھ سکتا ہے خواہ وہ منیٰ میں ہی ہو یا حرم میں۔ کیا وہ نافرمان تو نہ ہوگا۔ (ایک سائل) (یکم مارچ ۱۹۹۶ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہل علم کا کچھ اختلاف ہے لیکن راجح بات یہ ہے کہ منیٰ میں حاجی کے لیے نمازِ عید نہیں۔ اس بات کی واضح دلیل ’’صحیح مسلم‘‘ میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ہے جس میںنبی اکرمﷺ کے حج کی صفت و کیفیت بیان ہوئی ہے۔ اس میں الفاظ یوں ہیں:

’حَتَّى إِذَا أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَہَا الشَّجَرَةُ، فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ، ثُمَّ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ۔‘ (سنن الدارمی، بَابٌ فِي سُنَّةِ الْحَاجِّ، رقم: ۱۸۹۲، صحیح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ، رقم: ۱۲۱۸)

’’یعنی رسول اللہﷺ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے قریب ہے، اس کو چھوٹے سات کنکر مارے جو دو انگلیوں سے مارے جاتے ہیں۔ پھر قربان گاہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے قربان کیے۔‘‘

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ حاجی پر نمازِ عید نہیں کیونکہ حاجی پر اگر عید ہوتی تو جمرہ سے فارغ ہو کر نمازِ عید پڑھ کر پھر قربانی کرنی چاہیے تھی۔ اس لیے کہ قربانی نمازِ عید کے بعد ہوتی ہے۔ نبیﷺ کا رمی جمار (جمرات کو کنکریاں مارنے) سے فارغ ہو کر سیدھا قربان گاہ میں تشریف لے جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپﷺ نے نمازِ عید نہیں پڑھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 356

محدث فتویٰ